کرسمس ڈے پر مبارک باد

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

کرسمس ڈے (christmas day) پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشی منانا یا انہیں مبارک باد دینا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ سے محبت رکھنے والا قطعا ایسا نہیں کر سکتا۔ اللہ کے دشمنوں کی عیدوں میں شرکت کرنا ممنوع وحرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ (الفرقان: ۷۲)

''اللہ والے گناہ کی محفلوں میں شرکت نہیں کرتے۔''

علامہ ادریس ترکمانی رحمہ اللہ (۹۲۵ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ قِلَّةِ التَّوْفِيقِ وَالسَّعَادَةِ مَا يَفْعَلُهُ الْمُسْلِمُ الْخَبِيثُ فِي يَوْمٍ يُعْرَفُ بِالْمِيلَادِ فَيَشْتَرِي لِأَوْلَادِهِ الْقَصَبَ وَالشَّمَعَ وَالْقَفَصَ .... فَيَقَعُ فِي الْبِدَعِ وَيَخْرُجُ عَنْ طَرِيقِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَفِي فِعْلَتِهِ هٰذِهِ قَدْ تَشَبَّهَ بِالْكُفَّارِ.... .

''یہ توفیق اور سعادت کی کمی ہے کہ خبیث مسلمان میلاد نامی دن اپنے بچوں کو بانس کی چھڑیاں، شمعیں اور پنجرے خرید کر دیتے ہیں.....اور بدعات وخرافات میں شمولیت کرتے ہیں۔ نیز دن کی گھڑیوں اور رات کی تاریکیوں میں جادۂ

نبوی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنا کفار کی مشابہت ہے....۔''

(اللّمع في الحوادث والبِدَع : ۲۹۳/۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كَمَا لَا نَتَشَبَّهُ بِهِمْ فِي الْأَعْيَادِ فَلَا يُعَانُ الْمُسْلِمُ فِي ذٰلِكَ؛ بَلْ يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَمَنْ صَنَعَ دَعْوَةً مُّخَالِفَةً لِّلْعَادَةِ فِي أَعْيَادِهِمْ لَمْ تُجَبْ دَعْوَتُهٗ، وَمَنْ أَهْدٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ هَدِيَّةً فِي هٰذِهِ الْأَعْيَادِ مُخَالِفَةً لِّلْعَادَةِ فِي سَائِرِ الْأَوْقَاتِ غَيْرَ هٰذَا الْعِيدِ لَمْ تُقْبَلْ هَدِيَّتُهٗ خُصُوصًا إِنْ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ مِمَّا يُسْتَعَانُ بِهَا عَلَى التَّشَبُّهِ بِهِمْ، وَلَا يَبِيعُ الْمُسْلِمُ مَا يَسْتَعِينُ بِهِ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مُشَابَهَتِهِمْ فِي الْعِيدِ مِنَ الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ؛ لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ إِعَانَةٌ عَلَى الْمُنْكَرِ .

''کفار کی عیدوں میں ان کی ریس کرنا جائز نہیں، لہٰذا کسی مسلمان کا بھی ان (رسومات) میں تعاون نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے منع کیا جائے۔ جس نے کفار کی عیدوں میں کسی خلافِ معمول دعوت کا اہتمام کیا، اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی۔ جس مسلمان نے ان عیدوں میں کسی کو خلافِ معمول تحفہ دیا، وہ تحفہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ خصوصاً جب وہ تحفہ ان کے ساتھ مشابہت کا عکاس ہو۔ نہ ہی کسی ایسے کھانے یا لباس وغیرہ کی خرید و فروخت جائز ہے، جو اس عید میں ان کی مشابہت کے لیے معاون ثابت ہو، کیوں کہ یہ گناہ میں

تعاون ہے۔''

(اقتضاء الصّراط المستقیم : ۲/۵۱۹، ۵۲۰)

مزید فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ أَقَلُّ أَحْوَالِهِ أَنْ يَّقْتَضِيَ تَحْرِيمَ التَّشَبُّهِ بِهِمْ، وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهٗ يَقْتَضِي كُفْرَالْمُتَشَبِّهِ بِهِمْ كَمَا فِي قَوْلِهٖ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾

''اس حدیث سے کم از کم کفار کی مشابہت کے حرام ہونے کا ثبوت ضرور ملتا ہے، اگرچہ لگتا تو یوں ہے کہ ان کی مشابہت کفر ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ (کفار سے دوستی رکھنے والا انہی کا ساتھی ہے۔)''

(اقتضاء الصّراط المستقیم : ۱/۳۱٤)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

مِمَّا يَفْعَلُهٗ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فِي فَصْلِ الشِّتَاءِ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّهٗ مِيلَادُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجَمِيعُ مَا يُصْنَعُ أَيْضًا فِي هٰذِهِ اللَّيَالِي مِنَ الْمُنْكَرَاتِ، مِثْلُ : إِيقَادِ النِّيرَانِ، وَإِحْدَاثِ طَعَامٍ، وَشَرَاءِ شَمَعٍ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ، فَإِنَّ اتِّخَاذَ هٰذِهِ الْمَوَالِيدِ مَوْسِمًا هُوَ دِينُ النَّصَارٰى، وَلَيْسَ لِذٰلِكَ أَصْلٌ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يَكُنْ لِّهٰذَا الْمِيلَادِ ذِكْرٌ فِي عَهْدِ السَّلَفِ الْمَاضِينَ، بَلْ أَصْلُهٗ

مَأْخُوذٌ عَنِ النَّصَارٰى، وَانْضُمَّ إِلَيْهِ بِسَبَبٍ طَبِيعِيٍّ، وَهُوَ كَوْنُهُ فِي الشِّتَاءِ الْمُنَاسِبَ لِإِيقَادِ النِّيْرَانِ.

''موسم سرما میں بہت سے لوگ میلا دعیسیٰ علیہ السلام کے نام سے محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ ان راتوں میں یہ بہت سے منکر کام کرتے ہیں، مثلاً آگ جلانا، رنگا رنگ قسم کے کھانے تیار کرنا اور شمعیں خریدنا وغیرہ وغیرہ، لہٰذا ہر سال میلا د منانا عیسائیوں کا دین ہے، اس کی دین اسلام میں کوئی اصل نہیں۔ عہد سلف میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا، بلکہ عیسائیوں سے لی گئی ہے اور سردیوں کی مناسبت سے آگ بھی جلائی جانے لگی۔''

(الأمر بالاتباع والنّهي عن الابتداع، ص ١٤٥)

نیز فرماتے ہیں:

مِنْ ذٰلِكَ أَعْيَادُ الْيَهُودِ أَوْ غَيْرِهِمْ مِّنَ الْكَافِرِينَ أَوِ الْأَعَاجِمِ وَالْأَعْرَابِ الضَّالِّينَ، لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَّتَشَبَّهَ بِهِمْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، وَلَا يُوَافِقَهُمْ عَلَيْهِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ : ﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَّاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾ وَأَهْوَاءُ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ هُوَ مَا يَهْوُونَهُ مِنَ الْبَاطِلِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَّتَّبِعَ الْجَاهِلَ فِيمَا يَفْعَلُهُ مِنْ

أَهْوَاءِ نَفْسِهٖ، قَالَ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ : ﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ مِّنْ بَّعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ﴾، فَإِذَا كَانَ هٰذَا خِطَابُهٗ لِنَبِيِّهٖ، فَكَيْفَ حَالُ غَيْرِهٖ إِذَا وَافَقَ الْجَاهِلِينَ أَوِ الْكَافِرِينَ وَفَعَلَ كَمَا يَفْعَلُونَ مِمَّا لَمْ يَأْذَنْ بِّهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَيُتَابِعُهُمْ فِيمَا يَخْتَصُّونَ بِهٖ مِنْ دِينِهِمْ وَتَوَابِعِ دِينِهِمْ؟ وَتَرٰى كَثِيرًا مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الْعِلْمَ الظَّاهِرَ، وَهُمْ مُنْسَلِخُونَ مِنْهُ بِالْبَاطِنِ، يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ مَعَ الْجَاهِلِينَ فِي مَوَاسِمِ الْكَافِرِينَ بِالتَّشَبُّهِ بِالْكَافِرِينَ .

''یہود، کفار، عجمیوں اور گمراہ عربیوں کی عیدوں کی مشابہت کسی مسلمان کے لائق نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد کریم ﷺ سے فرمایا: ﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَّاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾ ''ہم نے آپ کو شریعت سے نوازا ہے، اسی کی پیروی کریں اور بے علم لوگوں کی خواہشات پر نہ چلیں۔ یہ آپ کو اللہ سے بالکل بھی بچا نہیں سکتے۔ ظالم تو ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں، لیکن اللہ پارسا لوگوں کا ہی دوست ہے۔'' بے علم لوگوں کی خواہشات سے مراد ان کی باطل ریت و روایات ہیں، لہٰذا کسی عالم کو جاہل لوگوں کی خواہشات پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ

سے فرمایا ہے: ﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ مِّنْ بَّعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ''علم وحی آجانے کے بعد آپ نے کفار کی خواہشات کی پیروی کی، تو آپ ظالم ٹھہریں گے۔'' جب اللہ کا خطاب اپنی نبی سے اتنا سخت ہے، تو کسی امتی کا کیا حال ہوگا، جو جاہلوں اور کافروں کا اتباع کرتا ہے؟ کفار کی ڈگر پر چلتے ہوئے ایسے ایسے کام کرتے ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور ان کے شعار کو اپناتے ہیں۔ سطحی علم رکھنے والے بہت سے علما مل جائیں گے، جو حقیقی علم سے عاری ہو کر کفار سے مشابہت کرتے ہیں۔''

(الأمر بالإتباع والنّهي عن الابتداع، ص ١٤٦)

مزید لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ السَّلَفِ السَّابِقِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُّشَارِكُهُمْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، فَالْمُؤْمِنُ حَقًّا هُوَ السَّالِكُ طَرِيقَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ الْمُقْتَفِي لِآثَارِ نَبِيِّهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، الْمُقْتَفِي بِمَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، فَجَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ إِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيمٌ.

''اچھی طرح سمجھ لیں کہ سلف صالحین میں کوئی بھی ان خرافات میں شرکت نہیں کرتا تھا، حقیقی مومن تو وہی ہوتا ہے، جو سلف صالحین کا خوشہ چین ہو، جن

اسلاف نے اللہ کے انعام یافتہ انبیائے کرام، صدیقین، شہدا اور نیک و پارسا سے دین حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا لطف و کرم کرتے ہوئے ہمیں ان میں سے بنا دے۔ وہ جُو دو کرم کرنے والا ہے۔''

(الأمر بالإتباع والنّهي عن الابتداع، ص: ١٥٢)

علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (١٤٢١ھ) سے پوچھا گیا:

عَنْ حُكْمِ تَهْنِئَةِ الْكُفَّارِ بِعِيدِ الْكَرِيسْمِسْ؟ وَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ إِذَا هَنَّئُونَا بِهِ؟ وَهَلْ يَجُوزُ الذَّهَابُ إِلٰى أَمَاكِنِ الْحَفْلَاتِ الَّتِي يُقِيمُونَهَا بِهٰذِهِ الْمُنَاسَبَةِ؟ وَهَلْ يَأْثَمُ الْإِنْسَانُ إِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِمَّا ذُكِرَ بِغَيْرِ قَصْدٍ؟ وَإِنَّمَا فَعَلَهُ إِمَّا مُجَامَلَةً أَوْ حَيَاءً أَوْ إِحْرَاجًا أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَسْبَابِ؟ وَهَلْ يَجُوزُ التَّشَبُّهُ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ؟فَأَجَابَ فَضِيلَتُهُ بِقَوْلِهِ: تَهْنِئَةُ الْكُفَّارِ بِعِيدِ الْكَرِيسْمِسْ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَعْيَادِهِمُ الدِّينِيَّةِ حَرَامٌ بِّالِاتِّفَاقِ، كَمَا نَقَلَ ذٰلِكَ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ «أَحْكَامُ أَهْلِ الذِّمَّةِ»، حَيْثُ قَالَ: وَأَمَّا التَّهْنِئَةُ بِشِعَائِرِ الْكُفْرِ الْمُخْتَصَّةِ بِهِ فَحَرَامٌ بِّالِاتِّفَاقِ، مِثْلُ أَنْ يُّهَنِّئَهُمْ بِّأَعْيَادِهِمْ وَصَومِهِمْ، فَيَقُولُ: عِيدٌ مُّبَارَكٌ عَلَيْكَ، أَوْ تَهَنَّأْ بِهٰذَا الْعِيدِ وَنَحْوِهِ، فَهٰذَا إِنْ سَلِمَ قَائِلُهُ مِنَ الْكُفْرِ، فَهُوَ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَنْ تُهَنِّئَهُ بِسُجُودِهِ لِلصَّلِيبِ، بَلْ ذٰلِكَ أَعْظَمُ

إِثْمًا عِنْدَ اللّٰهِ، وَأَشَدُّ مَقْتًا مِّنَ التَّهْنِئَةِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ وَقَتْلِ النَّفْسِ، وَارْتِكَابِ الْفَرْجِ الْحَرَامِ وَنَحْوِهٖ، وَكَثِيرٌ مِّمَّنْ لَا قَدْرَ لِلدِّينِ عِنْدَهٗ يَقَعُ فِي ذٰلِكَ، وَلَا يَدْرِي قُبْحَ مَا فَعَلَ، فَمَنْ هَنَّأَ عَبْدًا بِّمَعْصِيَةٍ أَوْ بِدْعَةٍ أَوْ كُفْرٍ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِمَقْتِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ . اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ . وَإِنَّمَا كَانَتْ تَهْنِئَةُ الْكُفَّارِ بِأَعْيَادِهِمُ الدِّينِيَّةِ حَرَامًا، وَبِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا ابْنُ الْقَيِّمِ؛ لِأَنَّ فِيهَا إِقْرَارًا لِّمَا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ شِعَائِرِ الْكُفْرِ، وَرِضًا بِهٖ لَهُمْ، وَإِنْ كَانَ هُوَ لَا يَرْضٰى بِهٰذَا الْكُفْرِ لِنَفْسِهٖ، لٰكِنْ يُّحَرَّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَّرْضٰى بِشِعَائِرِ الْكُفْرِ، أَوْ يُهَنِّءَ بِهَا غَيْرَهٗ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَرْضٰى بِذٰلِكَ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ . وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾، وَتَهْنِئَتُهُمْ بِّذٰلِكَ حَرَامٌ سَوَاءٌ كَانُوا مُشَارِكِينَ لِلشَّخْصِ فِي الْعَمَلِ أَمْ لَا، وَإِذَا هَنَّئُونَا بِأَعْيَادِهِمْ، فَإِنَّنَا لَا نُجِيبُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؛ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ بِأَعْيَادٍ لَّنَا، وَلِأَنَّهَا أَعْيَادٌ لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى؛ لِأَنَّهَا إِمَّا مُبْتَدَعَةٌ فِي دِينِهِمْ، وَإِمَّا

مَشْرُوعَةٌ، لٰكِنْ نُسِخَتْ بِدِينِ الْإِسْلَامِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَمِيعِ الْخَلْقِ، وَقَالَ فِيهِ: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ . وَإِجَابَةُ الْمُسْلِمِ دَعْوَتَهُمْ بِهٰذِهِ الْمُنَاسَبَةِ حَرَامٌ؛ لِأَنَّ هٰذَا أَعْظَمُ مِنْ تَهْنِئَتِهِمْ بِهَا، لِمَا فِي ذٰلِكَ مِنْ مُشَارَكَتِهِمْ فِيهَا، وَكَذٰلِكَ يُحَرَّمُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ التَّشَبُّهُ بِالْكُفَّارِ بِإِقَامَةِ الْحَفْلَاتِ بِهٰذِهِ الْمُنَاسَبَةِ، أَوْ تَبَادُلِ الْهَدَايَا أَوْ تَوْزِيعِ الْحَلْوٰى، أَوْ أَطْبَاقِ الطَّعَامِ، أَوْ تَعْطِيلِ الْأَعْمَالِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» . قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِهِ (اِقْتِضَاءُ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ لِمُخَالَفَةِ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ) : مُشَابَهَتُهُمْ فِي بَعْضِ أَعْيَادِهِمْ تُوجِبُ سُرُورَ قُلُوبِهِمْ، بِمَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَاطِلِ، وَرُبَمَا أَطْمَعَهُمْ ذٰلِكَ فِي انْتِهَازِ الْفُرَصِ وَاسْتِذْلَالِ الضُّعَفَاءِ . اِنْتَهٰى كَلَامُهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ . وَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ آثِمٌ سَوَاءٌ فَعَلَهُ مُجَامَلَةً، أَوْ تَوَدُّدًا، أَوْ حَيَاءً أَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَسْبَابِ؛ لِأَنَّهُ مِنَ الْمُدَاهَنَةِ فِي دِينِ اللّٰهِ، وَمِنْ أَسْبَابِ تَقْوِيَةِ نُفُوسِ الْكُفَّارِ وَفَخْرِهِمْ بِدِينِهِمْ . وَاللّٰهُ الْمَسْئُولُ أَنْ

يُعِزَّ الْمُسْلِمِينَ بِدِينِهِمْ، وَيَرْزُقَهُمُ الثَّبَاتَ عَلَيْهِ، وَيَنْصُرَهُمْ عَلٰى أَعْدَائِهِمْ، إِنَّهٗ قَوِيٌّ عَزِيزٌ .

''کیا کفار کو کرسمس ڈے کی ''مبارک باد'' دی جاسکتی ہے؟ اگر وہ ہمیں مبارک باد دیں، تو ہم جواباً انہیں کیا کہیں؟ کیا ان کی مجالسِ میلاد میں شرکت کی جاسکتی ہے؟ کیا غیر ارادی طور پر مذکورہ امور میں کوئی کام کرنا جائز ہے؟ معاملہ شناسی، ظاہری وضع داری، حرج دور کرنے یا کسی اور مصلحت کے پیشِ نظر ایسا کرنا کیسا ہے؟ آیا اس مسئلہ میں ان کی مشابہت جائز ہے؟

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا:

کفار کو کرسمس یا کسی اور عید کی ''مبارک باد'' دینا بالاتفاق حرام ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام علامہ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ (احکام اہل الذمۃ: ۱/۴۴۱) فرماتے ہیں:

''کفار کو ان کے مخصوص شعار پر ''مبارک باد'' دینا بالاتفاق حرام ہے۔ مثلاً انہیں عید اور روزوں کے موقع پر ''عید مبارک'' یا ''یہ عید مبارک ہو'' کہنا۔ اس جیسے الفاظ کہنے والا کافر نہیں، تو حرام کا مرتکب ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے، جیسے اسے صلیب پر سجدہ کرنے پر ''مبارک باد'' دے رہا ہے۔ بلکہ اللہ کے ہاں یہ تو شراب نوشی، قتل اور زنا جیسے جرائم پر مبارک باد دینے سے بھی بڑا جرم اور گناہ ہے۔ کئی دین کے بے قدرے اس جرم کا شکار ہو گئے ہیں، وہ نہیں جانتے کہ یہ کس قدر قبیح حرکت ہے۔ یاد رہے کہ کفر، بدعت یا کسی اور گناہ پر ''مبارک باد'' دینے والا اللہ کے غضب اور ناراضی کا قصد کر رہا ہے۔'' علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو ان کی مذہبی عیدوں کی 'مبارک باد' دینا

حرام ہے، کیوں کہ اگر چہ وہ اس عید پر دل سے راضی نہیں ہے، لیکن 'مبارک باد' دینے سے بالواسطہ راضی ہونا اور اقرار کرنا لازم آتا ہے۔ مسلمان کے لیے کفار کے شعار پر خوش ہونا یا دوسروں کو 'مبارک باد' دینا حرام ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ ''اگر تم بھی کفر پر اتر آؤ، اللہ کو پھر بھی کسی کی پرواہ نہیں، پر اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا۔ شکر گزاری تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔'' نیز فرمانِ الٰہی ہے: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ ''آج میں نے تمہارے دین کو پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا ہے اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کر لیا ہے۔'' کافر مسلمان کا شراکت دار ہو یا نہ ہو، ہر دو صورت انہیں ''مبارک باد'' دینا حرام ہے۔

کفار اپنی عید پر ہمیں ''مبارک باد'' دیں، تو ہم جواباً کچھ نہیں کہیں گے، کیوں کہ ایک تو یہ ہماری عید نہیں ہے دوسرے یہ کہ یہ عید، اللہ کو پسند نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ یا تو یہ عید ان کی بدعی عید ہوگی یا مذہبی، جسے دین اسلام نے منسوخ کر دیا۔ جس کی بابت ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ ''جو اسلام کے علاوہ کسی اور کو دین بنائے گا، اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اور آخرت میں خائب و خاسر ہوگا۔'' مسلمان کے لیے کفار کی عید کے موقع پر دعوت قبول کرنا حرام ہے۔ یہ تو انہیں ''مبارک باد'' دینے سے بڑا گناہ ہے، کیوں اس سے ان کی

بدعت میں شراکت لازم آتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے لیے کفار کی مشابہت میں اس موقع پر محفل میلاد کا انعقاد، تحائف کا تبادلہ، شیرینی تقسیم کرنا، رنگ برنگے کھانے بنانا، کاروبار بند کر دینا یا کوئی اور معمول سے ہٹ کر حرکت کرنا بھی حرام ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ اسی میں سے ہوگا۔'' شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب (اقتضاء الصّراط المستقیم : ٥٤٦/١) میں فرماتے ہیں: ''کفار کی کسی بھی عید میں ان کی مشابہت انہیں دلی خوشی فراہم کرتی ہے۔ جب کہ وہ باطل پرست ہیں۔ بسا اوقات تو انہیں اس سے موقع پرستی اور کمزوروں کو اپنی چنگل میں لے لینے کی امیدیں لگ جاتی ہیں۔'' مذکورہ کاموں میں کوئی بھی کام کرنے والا گناہ گار ہے، چاہے ایسا وہ چاہتے ہوئے کرے یا نا چاہتے ہوئے، وضع داری اور لحاظ کرتے ہوئے کرے یا کسی اور وجہ سے۔ کیوں کہ یہ واضح طور پر دین کو کمزور کرنے، کفار کی قوتِ قلبی اور انہیں اپنے دین پر فخر کرنے کا موقع دینے کی سازش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو غلبۂ اسلام عطا فرمائے، اسی پر کاربند رکھے اور کافروں کے مقابلے میں مدد فرمائے۔ بلاشبہ وہ قوی اور غالب ہے۔''

(فتاویٰ العقیدۃ، ص : ٢٤٦۔٢٤٨، مجموع فتاویٰ و رسائل العثیمین : ٤٤/٣۔٤٦)